© rasailojaraid.com

ابن جریر طبری اور ان کی تفسیر جامع البیان

حمید اللہ عبدالقادر

آپ کا نام محمد بن جریر بن کثیر بن غالب اور کنیت ابوجعفر ہے۔ آپ علم وفضل اور کثرت تصانیف کے اعتبار سے معروف اور بے مثال تھے۔ نوعمری میں ہی حصول علم کے لئے نکلے، بغداد میں اقامت پذیر ہوئے۔ آپ نے ۳۱۰ ھ میں بغداد ھی میں وفات پائی (۱)۔

امام طبری رحمہ اللہ تعالی کے متعلق اکابر علماء کی آراء :

ابن کثیر لکھتے ہیں کہ : ,, امام طبری فصیح اللسان تھے اور کثیر تعداد میں ان کی مؤلفات تھیں اور ان کی تفسیر کی کوئی نظیر نہیں،، (۲)۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں : ,آپ کبار علماء میں سے تھے آپ کو سند سمجھا جاتا تھا اور آپ کی فضیلت اور علمیت کی وجہ سے لوگ آپ کی رائے کی طرف رجوع کیا کرتے تھے۔ آپ قرآن کے حافظ اور قراءت کے عالم، احکام قرآن سے آشنا اور سنت کے ماہر تھے (۳)۔

احمد بن قاضی لکھتے ہیں : چار اشخاص ہیں جن سے میں محبت کرتا ہوں اور ان کی بقاء اور سلامتی چاہتا ہوں۔ یہ حضرات ہیں ابوجعفر بن جریر، بربری، ابوخیثمہ اور معمری۔(۴) امام ذہبی لکھتے ہیں : آپ ثقہ، صادق اور حافظ تھے۔ تفسیر اور فقہ کے امام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تھے اور تاریخ میں علامه تھے۔ (۵) ۔ الزرکلی لکھتے ھیں : ابن جریر بہت بڑے مؤرخ اور مفسر تھے۔ (٦) .

ابن جریر کی تألیفات (۷) :

(۱) تفسیر القرآن جس کا نام ہے
,,جامع البیان عن تأویل أی القرآن،،۔

(۲) تاریخ الطبری جس کا نام ہے
,,اخبار الرسل والملوک،، ۔

(۳) اختلاف الفقہاء ۔

(۴) القراءات ۔

(۵) تہذیب الآثار۔

ابن جریر کا مذھب :

ابن جریر ابتداءً شافعی المسلک تھے ، مگر بعد میں مجتہد مطلق کے مقام پر فائز ہوئے (۸) ۔

ابن جریر کے متعلق بعض کا خیال ہے که شیعه مسلک سے تعلق رکھتے تھے حالانکه یه بات صحیح نہیں . ابن حجر لکھتے ھیں : ابن جریر ثقه اور صادق راوی ھیں ۔ البته وہ کچھ تشیع کی طرف مائل تھے لیکن یه کوئی مضر نہیں (۹) ۔

امام ذھبی کا مؤقف سنئے : یه ایک بدگمانی ہے بلکه حقیقت یه ہے که ابن جریر اسلام کے قابل اعتماد اماموں میں سے ایک امام ھیں (۱۰) ۔

اس کی ایک توجیه یه بھی ھو سکتی ہے که جن لوگوں نے کہا ہے که ابن جریر شیعه تھے ان کو مغالطه ھوا ہے۔ اس لئے که محمد بن جریر الطبری نام کا ایک اور شخص بھی گذرا ہے جو رافضی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

المذہب تھا،ممکن ہے اس نام کے اشتراک سے بعض لوگوں کو التباس ہوا ہو۔

جامع البیان عن تأویل آی القرآن :

تفسیر طبری کا شمار مشہور ترین کتب تفسیر میں ہوتا ہے۔ مفسرین کے نزدیک منقولی تفاسیر میں اس کو بنیادی مصدر و مأخذ کی حیثیت حاصل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ عقلی تفاسیر میں بھی اس تفسیر کو خصوصی اہمیت دی جاتی ہے۔ اس کی وجہ ابن جریر کا استنباط اور اقوال کی ترجیح اور توجیہ پر مشتمل ہونا ہے۔ اور یہ کہنا مبالغہ نہیں ہوگا کہ اس تفسیر کو مرجع اول ہونے کا شرف حاصل ہے۔ یہ تفسیر پہلے نایاب تھی۔ علمی حلقے اس کے استفادہ سے محروم چلے آ رہے تھے۔ بھلا ہو امیر محمود بن الامیر عبدالرشید نجدی کا، اتفاق سے ان کی لائبریری میں اس کا ایک مستند مخطوطہ مل گیا۔ پھر اس مخطوطے کی روشنی میں کتاب نے تسوید و طباعت کے مراحل طے کئے اور اس کی اشاعت اس طرح عام ہو گئی اور اہل شوق کے ہاتھوں میں پہنچی (۱۱) .

تفسیر الطبری کے متعلق علماء کی آراء :

ابوحامد اسفرائینی کہا کرتے تھے : کہ اگر کوئی شخص تفسیر ابن جریر کو حاصل کرنے کے لئے چین کا سفر کرے تو یہ سودا مہنگا نہیں (۱۲) ۔

امام جلال الدین السیوطی اپنے شاگردوں کو تفسیر ابن جریر کا مطالعہ کرنے کی نصیحت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تفسیر میں اس کے ہم پلہ اور کوئی کتاب نہیں ہے (۱۳) .

امام نووی لکھتے ہیں : أجمعت الأمة علی أنه لم یصنف مثل تفسیر الطبری (۱۴) ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ابن جریر کی تفسیر کے مقابلے میں روئے زمین پر کوئی دوسری تفسیر نہیں ۔ اس بات پر امت کا اجماع ہے ۔

امام جلال الدین السیوطی اس تفسیر کے بارے میں لکھتے ہیں :
أجل التفاسیر وأعظمها فانه یتعرض لتوجیه الأقوال و ترجیح بعضها علی بعض ، والاعراب ، والاستنباط ، فهو یفوق بذلک تفاسیر الأقدمین (۱۵) ۔

دور حاضر کے مفسر مفتی عبدہ نے بھی اس تفسیر کی جلالت شان کا اعتراف کیا ہے (۱٦) ۔

تفسیر حقانی کے مصنف لکھتے ہیں : یہ تفسیر منقولات میں بہت عمدہ ہے اس کی بیشتر روایات صحیح ہیں (۱۷) ۔

صاحب احسن التفاسیر لکھتے ہیں : تفسیر ابن جریر میں یہ خوبی ہے کہ جس آیت کی تفسیر میں سلف کے چند قول ہیں وہاں ترجیح کے قابل قول کی ترجیح ابن جریر نے اپنی تفسیر میں اچھی طرح بیان کر دی ہے (۱۸) ۔

جناب مولانا حنیف ندوی فرماتے ہیں : امام طبری کو تاریخ و تفسیر میں جو مقام حاصل تھا ان کا کوئی شریک و سہیم نہ تھا ۔ یہی وجہ ہے کہ ان کو ابو التفسیر اور ابو التاریخ کے لقب سے پکارا جاتا تھا (۱۹) ۔

تفسیر طبری کے متعلق مولانا ندوی صاحب مزید لکھتے ہیں :
امام طبری کی پہلے یہ کوشش ہوتی ہے کہ تشریح طلب آیت یا آیات کے مدلول و معانی کو متعین کریں پھر اس کی تائید میں قرآن کی آیات پیش کریں ۔ اقوال صحابہ اور تابعین کی تصریحات کا ذکر کریں اور ان میں وجوہ ترجیح کو نکھاریں اور یہ بتائیں کہ لغت اور ادب کے نقطہ نظر سے کس مدلول کو اهمیت حاصل ہے ۔ اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ضمن میں ان کی عادت یہ ہے کہ اکثر جاہلیت کے اشعار کو بطور استشہاد کے لاتے ہیں ۔ نحو واعراب سے بھی بحث کرتے ہیں اور یہ بھی بتاتے ہیں کہ یہ آیت کس فقہی دلالت کو اپنی آغوش میں لیے ہوئے ہے ۔ اس ضمن میں شذوذ سے دامن کشاں رہتے ہیں ۔ اور اکثر ایسا مسلک اختیار کرتے ہیں جس پر یا تو امت کا اجماع ہو اور یا پھر اس میں سلف کے مزاج کی رعایت ملحوظ رکھی گئی ہو اور انداز استدلال ایسا ہو کہ اس کی تردید آسان نہ ہو (۲۰) ۔

مولانا مفتی محمد شفیعؒ فرماتے ہیں : تفسیر ابن جریر بعد کی تفاسیر کے لئے بنیادی مأخذ کی حیثیت رکھتی ہے ۔ وہ آیات کی تفسیر میں علماء کے مختلف اقوال نقل کرتے ہیں اور جو ان کے نزدیک راجح ہوتا ہے اسے دلائل سے ثابت کرتے ہیں ۔ البتہ ان کی تفسیر میں صحیح وسقم ہر طرح کی روایات جمع ہو گئی ہیں ۔ اس لئے ان کی بیان کی ہوئی ہر روایت پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا ۔ دراصل اس تفسیر سے ان کا مقصد یہ تھا کہ تفسیر قرآن کے بارے میں جس قدر روایات ـــــ انہیں دستیاب ہو سکیں ان سب کو جمع کر دیا جائے تاکہ اس جمع شدہ مواد سے کام لیا جا سکے ۔ البتہ انہوں نے ہر روایت کے ساتھ اس کی سند ذکر کی ہے تاکہ جو شخص چاہے راویوں کی تحقیق کرکے روایت کے صحیح یا غلط ہونے کا فیصلہ کر سکے (۲۱) ۔

تفسیر جامع البیان کے نمایاں پہلو :

۱ ۔ جامع تفسیر ہے : یہ قدیم تفسیروں میں سے سب سے جامع اور مکمل تفسیر ہے اور صحیح تفاسیر میں سے ہے (۲۲) ۔

۲ ۔ ماثور تفسیر ہے : تفسیر ماثور سے مراد وہ تفسیر ہے جس میں نصوص و آثار کو مدنظر رکھا گیا ہو ۔ اس اعتبار سے تفسیر ابن جریر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تفسیر ماثور کہلانے کی مستحق ہے۔ ابن جریر نے اس تفسیر میں سنت ، اقوال صحابہ اور تابعین کو منضبط کیا ہے۔

۳۔ تفسیر بالرائے کرنے والوں پر شدید تنقید کرتے ہیں۔ ابن جریر کے ہاں وہی تفسیر قابل قبول ہے جو صحابہ کرام اور تابعین عظام سے منقول ہو۔

ارشاد باری تعالی ہے : **ثم یأتی منؐ بعد ذلک عامٌ فیه یغاث الناس وفیه یعصرون** (۲۳)۔

اور جن لوگوں نے ,,یعصرون،، کا مفہوم بارش کی وجہ سے قحط سے نجات پانے کا لیا ہے ان کی تردید کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ صحیح مفہوم یہ ہے کہ ,,أغیث الناس وعصروا،، کہ بادل برسا اور بارش ہوئی (۲۴)۔

اور اسی طرح آیت کریمہ : **ولقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لهم کونوا قردةً خٰسئین** (۲۵)۔

مجاهد کہتے ہیں کہ ان کے دل مسخ ہوئے خود بندر نہیں ہوئے تمثیل کے انداز میں یوں فرمایا جیسے قرآن مجید میں ارشاد رب العالمین ہے : **کمثل الحمار یحمل اسفارا** (۲۶)۔

اس پر امام طبری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ مجاہد کا قول قرآن کے ظاہرہ مدلول کے بالکل خلاف ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ ان کو حقیقتاً مسخ کیا گیا تھا (۲۷)۔

اسانید پر جرح و تعدیل :

ابن جریر کبھی کبھی سند کا بھی تنقیدی جائزہ لیتے ہیں۔ راوی عادل ہو تو اس کی عدالت کا تذکرہ اور قابل جرح ہو تو اس پر جرح وتنقید بھی کرتے ہیں (۲۸)۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے : **فهل نجعل لک خرجاً علی أن تجعل بیننا وبینهم سدّا** (۲۹)۔ ابن جریر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بسند خود عکرمه کا قول نقل کرتے هیں که انسانوں کی تعمیر کرده دیوار کو سدّ (بفتح السین) اور جو الله تعالی کی بنا کرده هو اس کو سُدّ (بضم السّین) کہا جاتا ہے۔ مگر اس روایت کو محل نظر ٹھہراتے هیں ۔ اور پھر لکھتے هیں که (سَدّ) اور (سُدّ) میں کوئی فرق نہیں دونوں کا معنی ایک هی ہے یعنی الحاجز بین الشیئین (۳۰) ۔

اجماعی مسئله کو ترجیح دیتے هیں :

امام ابن جریر عموماً اجماعی مسئله کو ترجیح دیتے هیں ۔ الله تعالی کا فرمان ہے : **فان طلّقها فلا تحل له من بعد حتّی تنکح زوجا غیره** (۳۱) ۔

اب مسئله یہاں یه ہے که نکاح سے مراد کون سا نکاح ہے ؟ جماع یا عقد تزویج (کیونکه نکاح کا لفظ دونوں کو شامل هیں) تو ابن جریر کے هاں دونوں مراد هیں اس لئے که اگر عورت کا کسی مرد سے نکاح هو اور وه مرد مباشرت کئے بغیر طلاق دیدے تو یه عورت زوج اول کے لئے حلال نہیں ۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اس عورت سے زنا کرتا ہے (تو جماع والا مفہوم پایا گیا مگر عقد تزویج والا مفہوم مفقود ہے) تو اس صورت میں بھی زوج اول کے لئے وه عورت حلال نہیں دلیل کے طور پر ابن جریر فرماتے هیں که اس پر اجماع ہے۔ لہذا معلوم هوا که الله تعالی کے ارشاد کا مطلب نکاح صحیح ، پھر جماع اور پھر طلاق ہے (۳۲) ۔

اسرائیلی روایات اور ابن جریر :

ابن جریر جامع البیان کے اندر اسرائیلی روایات کم لاتے هیں ۔ اگر وه اسرائیلی روایات اور واقعات بیان کرتے بھی هیں تو سند بھی بیان کرتے هیں تاکه قاری خود کھری اور کھوٹی بات کو پرکھ سکے (۳۳) ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

غیر ضروری مباحث سے اجتناب :

ابن جریر الطبری جامع البیان کے اندر غیر ضروری مباحث سے اجتناب کرتے ھیں ۔ مثلاً آیت کریمہ : **ھل یستطیع ربک ان ینزل علینا مائدة من السماء** (۳۴) . کی تفسیر کرتے ہوئے انہوں نے ان اقوال کا ذکر کیا ہے کہ وہ کھانا جو آسمان سے اترا تھا وہ کیا تھا ؟ آخر میں وہ لکھتے ھیں کہ اس بات کی تہہ تک پہنچنے سے کچھ حاصل نہیں کہ وہ کھانا کیا تھا ۔ اس کا علم حاصل ہونے سے کچھ فائدہ نہیں اور ناآشنا رہنے میں کچھ مضائقہ بھی نہیں (۳۵) ۔

کلام عرب سے استشہاد :

ابن جریر الطبری جامع البیان کے اندر آثار منقول کے ساتھ ساتھ لغت عرب سے بھی استدلال کرتے ھیں ۔ قرآن مجید کی کسی عبارت کے سمجھنے میں دقت محسوس ہو تو عربی زبان سے استفادہ کرتے ھیں ۔ جیسے کلام اللہ کی آیت کریمہ : **حتی اذا جاء امرنا وفار التّنّو ر** (۳۶) میں لفظ ,, التنور، کی وضاحت کیلئے درج ذیل اقوال درج کرتے ھیں ۔

(أ) وجه الارض (سطح زمین)

(ب) تنویر الصبح (صبح کا روشن ہو جانا)

(ج) اعلی الأرض وأشرفها (زمین کا بالائی اور عمدہ حصہ)

(د) عبارة عما یختبز فیه (وہ بھٹی جس میں روٹیاں پکائی جاتی ھیں)

پھر ابن جریر آخری قول کو ترجیح دیتے ھیں اسلئے کہ کلام عرب میں یہی معروف ہے (۳۷) ۔

اشعار جاھلیه سے استدلال :

ابن جریر جامع البیان میں مفہوم کی وضاحت کے لئے شواھد و

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

استدلال کے طور پر اشعار قدیمہ سے بھی کام لیتے ہیں ۔ مثلاً آیت کریمہ **فلا تجعلوا للہ اندادا** (٣٨) میں لفظ ,,ندّ) کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انداد جمع ہے ,,ندّ،، کی جس کے معنی نظیر اور مثیل کے ہیں جیسے حضرت حسان بن ثابت نے کہا :

أتہجوہ ولست لہ بندّ فشر کما لخیر کما الفداء

اس شعر کے اندر ,,ند،، کو مثیل و عدیل (یانظیر) کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے ۔ لست لہ بمثل ولاعدل وکل شیئ کان نظیرا لشیئ وشبیہا ، فھو لہ ندّ (٣٩) ۔

نحوی مذاہب کا تذکرہ اور ان سے استدلال :

آیات کی تفسیر کرتے ہوئے ابن جریر نحویوں کا مذہب بھی کبھی کبھار بیان کرتے ہیں اور ان کو ترجیحی بنیاد بناتے ہیں ۔ ان مباحث کے مطالعہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ ابن جریر کو عربی قواعد پر عبور تامّہ حاصل تھا ۔

تفسیر جامع البیان اور فقہی مسائل :

ابن جریر اپنی تفسیر میں قرآنی آیات سے مسائل کا استنباط بھی اور راجح مسلک کا تذکرہ بھی کرتے ہیں ۔ مثلاً اللہ تعالی کا فرمان : **(والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃ)**(٤٠) اور دوسری آیت : **(فیہا دفء ومنافع ومنہا تأکلون)** (٤١)، کی روشنی میں گھوڑے کے گوشت کی حرمت ثابت نہیں ہوتی حالانکہ بعض فقہاء نے انہی آیات سے استدلال کرتے ہوئے گھوڑے کے گوشت کی حرمت ثابت کرنے کی کوشش کی ہے (٤٢) ۔

علم کلام اور جامع البیان :

ابن جریر اس میدان کے بھی شہ سوار تھے اور علم کلام پر ان کی تفسیر کے اندر سیر حاصل بحث موجود ہے ۔ ملاحظہ کیجئے تفسیر آیت کریمہ : **(غیر المغضوب علیہم ولا الضالین)** (الفاتحہ) (٤٣) ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فہرست مراجع

۱ ـ ابن کثیر : **البدایة والنهایة** (مکتبة المعارف، بیروت، ۱۹۷۷ء ، ۱۴۵/۱۱ ـ
الذهبی : **سیر اعلام النبلاء** مؤسسة الرسالة، بیروت، ۱۹۸۳ء) ۲۶۷/۱۴ ـ
دیگر اہم مراجع : تذکرة الحفاظ : ۳۵۱/۲ . ارشاد الاریب : ۴۲۳/۶، الوفیات : ۴۵۶/۱ ،
طبقات السبکی : ۱۳۵/۲ ـ ۱۴۰ ، غایة النهایة : ۱۰۶/۲ ، لسان المیزان : ۱۰۰/۵ ، میزان
الاعتدال : ۴۹۹/۳ ، تاریخ بغداد : ۱۶۲/۲ ، الاعلام : ۶/ ۲۹۴ ـ

۲ ـ **البدایة والنهایة** : ۱۴۵/۱۱ ـ

۳ ـ خطیب بغدادی : تاریخ بغداد (مطبعة السعادة ، مصر ، ۱۳۴۹هـ) ۱۶۳/۲. ـ

۴ ـ **سیر اعلام النبلاء** : ۲۷۵/۱۴ ـ

۵ ـ **سیر اعلام النبلاء**: ۱۴/ ۲۷۰ ـ

۶ ـ **الزرکلی : الاعلام** ، (مصر ، ۱۹۵۹ء) ، ۶/ ۲۹۴ ـ

۷ ـ **الاعلام** : ۲۹۴/۶ ، کارل بروکلمان : تاریخ الأدب العربی (مصر، ۱۹۶۲ء)، ۴۵/۳ ـ ۵۱ ـ

۸ ـ السبکی : **الطبقات** (المطبعة الحسینیة) ۱۳۵/۲ ـ ۱۳۶ ـ

۹ ـ **لسان المیزان** (دکن ، ۱۳۳۰هـ) ، ۱۰۰/۵ ـ

۱۰ ـ میزان الاعتدال ، (القاهره، ۱۳۸۲هـ) ، ۴۹۹/۳ ـ

۱۱ ـ کارل بروکلمان : تاریخ الادب العربی ، ۴۵/۳ ـ ۵۱ ، مولانا حنیف ندوی : **مطالعه قرآن** (اداره
ثقافت اسلامیه ، لاهور) ، ص ۲۸۶ .

۱۲ ـ لسان المیزان ، ۱۰۲/۵ .

۱۳ ـ السیوطی : الاتقان فی علوم القرآن (مصر ، ۱۹۷۵ء) ، ۲۳۳/۴ .

۱۴ ـ الاتقان ، ۲۳۳/۴ ـ

۱۵ ـ الحسینی : **تذکرة المفسرین** (دار الارشاد ، پاکستان) ص ۶۳ .

۱۶ ـ السیوطی : الاتقان ، ۲۳۳/۴ ـ ۲۳۵ .

۱۷ ـ عبدالحق دهلوی : **تفسیر حقانی** (کراچی) مقدمه ۱/ ۲۰۹ .

۱۸ ـ احسن التفاسیر : (مکتبه سلفیه ، لاهور ، ۱۳۹۰هـ) مقدمه ۱/ ۳۳.

۱۹ ـ مطالعه قرآن ، ص ۲۸۵ .

۲۰ ـ مطالعه قرآن ، ص ۲۸۷ ـ ۲۸۸ .

۲۱ ـ مفتی شفیع : معارف القرآن (کراچی) مقدمه ۵۶/۱.

۲۲ ـ الاتقان ، ۲۳۲/۴.

۲۳ ـ سورة یوسف : ۴۹

۲۴ ـ جامع البیان (مصطفی البابی ، مصر ، ۱۳۷۳هـ) ، ۲۳۲/۱۲ .

۲۵ ـ سورة بقره : ۶۵ .

۲۶ ـ سورة جمعه : ۵

۲۷ ـ جامع البیان ، ۳۲۲/۱

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

٢٨ ـ محمد حسين ذهبى : التفسير والمفسرون (مصر، ١٣٩٦هـ) ، ٢١٢/١

٢٩ ـ سورة الكهف : ٩٣ .

٣٠ ـ جامع البيان ، ١٣/١٦

٣١ ـ سورة بقره : ٢٣٠

٣٢ ـ جامع البيان ، ٣٧٣/٢ ـ ٣٧٥

٣٣ ـ جامع البيان ، ٣١/١٥ (آيت نمبر ٧ : سورة اسراء).

۳۴ ـ سورة مائدة : ١١٢ .

٣٥ ـ جامع البيان ، ١٢٩/٧ ـ ١٣١ .

٣٦ ـ سورة هود : ۴٠

٣٧ ـ جامع البيان ، ٣٠/٢ ـ ٣١

٣٨ ـ سورة بقره : ٢٢

٣٩ ـ جامع البيان ، ١٦٣/١

۴٠ ـ سورة نحل : ٨

۴١ ـ سورة نحل : ٥

۴٢ ـ جامع البيان ، ٧٩/١۴ ، ٨١ ، ٨٢

۴٣ ـ جامع البيان ، ٧٦/١ ـ ٨٦ .

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کتاب الاموال (اردو)

تصنیف : امام ابو عبید قاسم بن سلام

ترجمہ : عبدالرحمن طاہر سورتی مرحوم

صفحات: 937 سائز (7x9) قیمت مجلد 225.00 روپے
غیرمجلد 212.00 روپے

یہ کتاب صدر اسلام کے مالیاتی نظام پر حوالہ کی جامع اور مستند کتاب ہے اس میں غیر مسلموں سے وصول کئے جانے والے محصولات، مفتوحہ اراضی کی اقسام اور ان کے بندوبست کی تفصیلات کے علاوہ مسلمانوں سے لئے جانے والے مالی واجبات یعنی زکوۃ و صدقات کا تفصیلی ذکر ہے اور ان اہم مسائل پر فاضل مصنف کا محاکمہ کتاب کی عظمت کا ضامن ہے۔ اردو ترجمہ نہایت سادہ ، سلیس اور رواں ہے اور فاضل مترجم نے مقدمہ میں کتاب کی اہمیت کو دور حاضر کے سیاق و سباق میں واضح کیا ہے اسلام کے مالی نظام سے دلچسپی رکھنے والے قارئین اور اسکالروں کے علاوہ یہ کتاب زکوۃ انتظامیہ اور زکوۃ کمیٹیوں کے لئے ایک کلیدی راہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔

© rasailojaraid.com